۱۰۔ کھنڈ درّے میں گھمسان کی لڑائی

پنہالا کی فتح اور عادل شاہ کا غصّہ : افضل خان کے قتل کی وجہ سے بیجاپور میں غم و غصّے کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے فوراً بعد شیواجی مہاراج نے بیجاپور والوں کے قبضے سے پنہال گڑھ حاصل کرلیا۔ جس کی وجہ سے عادل شاہ آگ بگولہ ہوگئے۔ انھیں کھانا پینا کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔ شیواجی مہاراج کو تباہ و برباد کرنے کے لیے انھوں نے سدّی جوہر کو روانہ کیا۔ سدّی جوہر ایک بہت بڑی فوج لیے نکل پڑے۔ فاضل خان اپنے باپ کے قتل کا انتقام لینے کے لیے ان کے ساتھ ہولیے۔

پنہال گڑھ کا محاصرہ : سدّی جوہر بہادر مگر سخت گیر تھے۔ ان کا نظم و ضبط بڑا سخت تھا۔ انھوں نے پنہال گڑھ کا چاروں طرف سے محاصرہ کرلیا۔ شیواجی مہاراج کو قلعے میں بند کردیا۔ برسات کا موسم قریب تھا۔ شیواجی مہاراج نے سوچا کہ برسات شروع ہوتے ہی سدی جوہر محاصرہ اُٹھا لے گا لیکن بارش شروع ہونے پر انھوں نے محاصرہ اور سخت کردیا۔ قلعے پر کھانے پینے کا سامان ختم ہونے لگا۔ اب کیا کِیا جائے؟ ان حالات میں طاقت سے کام نہیں چلے گا۔ انھوں نے طے کیا کہ اس صورت حال میں کسی تدبیر سے مصیبت کو ٹالنا چاہیے۔ انھوں نے سدّی جوہر کو پیغام بھیجا کہ 'میں جلد ہی قلعہ تمھارے حوالے کرتا ہوں۔' یہ سن کر سدّی جوہر بہت خوش ہوئے اور اس پیغام کو قبول کرلیا۔

محاصرے سے سدّی جوہر کے سپاہی اُکتا گئے تھے۔ یہ سن کر کہ شیواجی مہاراج قلعہ حوالے کرنے والے ہیں انھیں بڑی خوشی ہوئی۔ وہ کھانے پینے اور گانے بجانے میں مست ہوگئے۔

شیواجی مہاراج محاصرے سے باہر : شیواجی مہاراج نے محاصرے سے نکل جانے کی ایک ترکیب سوچی۔ انھوں نے دو پالکیاں سجائیں۔ ایک پالکی کے ذریعے شیواجی مہاراج دشوار گزار راستے سے باہر جائیں گے اور دوسری پالکی سے شیواجی مہاراج کا بھیس اختیار کیا ہوا شخص راج ڈِنڈی دروازے سے باہر نکلے گا۔ دوسری پالکی دشمنوں کو آسانی سے نظر آجائے گی اور اسے پکڑ لیا جائے گا۔ یہ سمجھ کر کہ شیواجی مہاراج گرفتار ہوگئے، دشمن خوشیاں منائیں گے۔ اسی دوران شیواجی مہاراج دشوار گزار راستے سے نکل جائیں گے۔ ایسا منصوبہ بنایا گیا۔ اس کے لیے ایک بہادر نوجوان تیار ہوا۔ وہ شیواجی مہاراج ہی کی طرح نظر آتا تھا۔ اس کا نام شیوا کاشد تھا۔ وہ شیواجی مہاراج کے بال سنوارنے والا خدمت گار تھا۔ وہ بہت ہمّت والا اور چالاک تھا۔

طے شدہ منصوبے کے مطابق شیوا کاشد کی پالکی راج ڈِنڈی سے باہر نکلی۔ رات کا وقت تھا۔ موسلا دھار بارش ہورہی تھی۔ اس کے باوجود دشمن کے بعض سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ انھوں نے پالکی پکڑ لی۔ یہ سمجھ کر کہ اُنھوں نے شیواجی مہاراج کی پالکی پکڑ لی ہے وہ اسے سدّی جوہر کی چھاؤنی میں لے گئے۔ وہاں خوشیاں منائی جانے لگیں۔ اسی درمیان شیواجی مہاراج دوسرے دشوار گزار راستے سے قلعے سے باہر نکل گئے۔ باجی پربھو دیشپانڈے اور اُن کے منتخب سپاہی ہمراہ تھے۔ باندل دیشمکھ کی فوج بھی ساتھ تھی۔ دوسری طرف تھوڑی دیر میں شیوا کاشد کا راز فاش ہوگیا۔ سدّی جوہر نے غصّے میں آکر اسے فوراً ختم کردیا۔ سوراج کے لیے اس شیوا کاشد نے اپنی جان نچھاور

کردی۔ وہ اَمر ہوگیا۔

یہ معلوم ہونے پر کہ شیواجی مہاراج فریب دے کر محاصرے سے نکل گئے ہیں سدّی جوہر غصّے سے پاگل سے ہوگئے۔ انھوں نے فوراً سدّی مسعود کو ایک بڑی فوج دے کر شیواجی مہاراج کے تعاقب میں روانہ کردیا۔ تعاقب شروع ہوگیا۔ دن نکلنے پر سدّی مسعود نے 'پانڈھر پانی' نالے کے قریب شیواجی مہاراج کو جالیا۔ شیواجی مہاراج بڑی مشکل میں پھنس گئے۔ انھوں نے کسی نہ کسی طرح گھوڑ درّہ پار کرلیا۔

باجی پربھوٗ کی بہادری : غصّے میں بھرے ہوئے سدّی جوہر کے سپاہی تیزی کے ساتھ دَرّے کی جانب آرہے تھے۔ شیواجی مہاراج نے سوچا کہ اب ان کا وِشال گڑھ پہنچنا مشکل ہے۔ اس لیے انھوں نے باجی پربھوٗ سے کہا، ''باجی! بڑا مشکل وقت ہے، آگے راستہ چڑھائی کا ہے۔ پیچھے دشمن چلا آرہا ہے۔ اب وِشال گڑھ پہنچنا ممکن نہیں، اس لیے پلٹ کر کیوں نہ دشمن پر حملہ کردیں۔'' شیواجی مہاراج کے دل کی کیفیت کو باجی پربھوٗ نے تاڑ لیا۔ درّے کی جانب غصّے میں بھرا ہوا دشمن آرہا تھا۔ شیواجی مہاراج کی زندگی خطرے میں تھی۔ سارا سوراج خطرے میں تھا۔ باجی پربھوٗ نے شیواجی مہاراج سے بڑے جذباتی انداز میں کہا، ''مہاراج! آپ چند سپاہی لے کر وِشال گڑھ کی طرف چلے جائیے۔ باقی سپاہیوں کو لے کر میں درّے میں ٹھہر جاتا ہوں۔ مہاراج! میں مر جاؤں گا لیکن دشمن کو درّہ پار کرنے نہیں دوں گا۔ ایک باجی مر بھی جائے تو آپ کو دوسرا مل جائے گا لیکن سوراج کے لیے شیواجی مہاراج کی ضرورت ہے۔ دشمن کثیر تعداد میں ہیں۔ ہماری تعداد کم ہے۔ ہم ان کے سامنے ٹک نہیں سکیں گے۔ آپ یہاں نہ ٹھہریں۔ ہم درّے میں دشمن کو روک رکھیں گے۔ آپ کے وِشال گڑھ پہنچنے تک ہم دشمن کو آگے نہیں بڑھنے دیں گے۔ آپ بے خوف ہوکر جائیے۔''

باجی پربھوٗ کی وفاداری دیکھ کر شیواجی مہاراج کا دِل بھر آیا۔ باجی جیسے سردار کو داؤ پر لگانا شیواجی مہاراج کو منظور نہیں تھا، لیکن سوراج کے مقصد کو حاصل کرنا تھا۔ انھوں نے دل کو کڑا کیا۔ شیواجی مہاراج بڑی محبت کے ساتھ پربھوٗ سے ملے اور بولے، ''ہم قلعے پر جاتے ہیں۔ وہاں پہنچتے ہی توپ داغی جائے گی۔ آواز سن کر تم درّہ چھوڑ کر چلے آنا۔''

باجی پربھوٗ نے دشمن کو روکے رکھا : باجی پربھوٗ کو دَرّے میں چھوڑ کر شیواجی مہاراج وِشال گڑھ کی جانب روانہ ہوئے۔ ان کی پشت کی جانب جھک کر باجی نے شیواجی مہاراج کو سلام کیا۔ پھر اس نے ہاتھ میں تلوار سنبھالی اور دَرّے کے دہانے پر آ کھڑا ہوا۔ اس نے ماولوں کی ٹکڑیاں بنائیں، انھیں جگہ جگہ مقرر کیا۔ ماولوں نے پتھر جمع کیے اور اپنی اپنی جگہ پوری تیاری کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ دَرّے کے دہانے پر ماولوں کی فولادی دیوار بن گئی۔ اتنے میں دشمن کے جنگی نعرے سنائی دیے۔ دشمن دَرّے کے نیچے آ گیا تھا۔ باجی نے ماولوں سے کہا، ''بہادرو! ہوشیار ہوجاؤ! بھلے ہی جان چلی جائے لیکن اپنی جگہ مت چھوڑنا۔ دشمن کو دَرّہ پار نہ کرنے دینا۔'' باجی پربھوٗ اور ان کے ماولے سپاہی قدم جما کر دَرّے کے منہ پر کھڑے ہوگئے۔ دَرّے کا راستہ مشکل پیچ دار تھا۔ ایک وقت میں تین سے چار آدمی بڑی مشکل سے اوپر چڑھ سکتے تھے۔

اُدھر شیواجی مہاراج ہوا کی طرح تیزی سے وِشال گڑھ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وِشال گڑھ کا قلعہ ابھی دور تھا۔ قلعے پر پہنچنے کے لیے شیواجی مہاراج کو ڈیڑھ دو گھنٹے درکار تھے۔ اتنی دیر تک باجی اگر درّے کا راستہ روکے رکھتے تو شیواجی مہاراج کو کامیابی حاصل ہوتی۔

گھوڑ دَرّے کی لڑائی : اِدھر دَرّے میں سخت لڑائی شروع ہوئی۔ دشمن آگے بڑھنے لگا۔ دشمن کا پہلا دستہ دَرّے پر

گھوڑ دَرّے میں شیواجی مہاراج اور باجی پربھوٗ دیشپانڈے

آن پہنچا۔ ماولوں نے دشمن پر پتھروں کی بارش شروع کردی۔ پتھروں سے حملہ کرنے میں ماولے بڑے ماہر تھے۔ انھوں نے بڑی مہارت کے ساتھ لڑائی شروع کی۔ شیواجی مہاراج کے ماولوں نے کئی دشمنوں کو مار ڈالا۔ کئی لوگوں کے سر پھٹ گئے۔ پہلی ٹکڑی ناکام ہوگئی۔ اسے پسپا ہونا پڑا۔ دوبارہ دوسری ٹکڑی درّے پر چڑھنے لگی۔ باجی پربھو چلّایا، ''مارو پیٹو!'' ماولوں کو جوش آ گیا۔ 'ہر ہر مہادیو' کے نعرے لگاتے ہوئے وہ دشمنوں پر ٹوٹ پڑے۔ ایک بار پھر پتھروں کی بارش ہوئی۔ دشمن کے سپاہی ایک کے بعد ایک گرنے لگے۔ باجی فرطِ جوش سے چیخا، ''شاباش میرے ساتھیو! اور پتھّر پھینکو۔ دشمن کو کچل دو۔ زبردست حملہ کرو۔ شاباش!'' دوسری ٹکڑی بھی ناکام ہوگئی۔

اُدھر شیواجی مہاراج وِشال گڑھ کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ قلعہ قریب آ رہا تھا۔ ہر لمحہ اہم تھا۔ وِشال گڑھ کے دامن میں دشمن گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ شیواجی مہاراج نے اپنے چنے ہوئے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کے مورچے پر حملہ کردیا۔ دشمنوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شیواجی مہاراج آ گے بڑھنے لگے۔ وہ اپنے ماولے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کا جال توڑ کر وِشال گڑھ کے بالائی حصّے کی طرف دوڑ رہے تھے۔

باجی پربھو کی شجاعت : اِدھر درّے میں ابھی گھمسان کی لڑائی جاری تھی۔ سدّی مسعود غصّے سے آگ بگولا ہوگئے۔ ان کے فوج کی تیسری ٹکڑی درّے میں گھسنے کی کوشش کررہی تھی۔ مراٹھوں نے انتہائی بہادری کے ساتھ لڑنا شروع کیا۔ دشمن نے باجی پربھو پر حملہ کردیا۔ انھیں گھیر لیا۔ باجی بڑی بے جگری کے ساتھ لڑنے لگے۔ انھوں نے ہمّت و حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ ان کے جسم پر کئی وار ہوئے۔ پورا جسم زخموں سے چور اور لہولُہان ہوگیا، لیکن وہ درّے کے دہانے پر سے نہیں ہٹے۔ وہ بری طرح گھائل ہوگئے لیکن پیچھے نہیں ہٹے۔ انھوں نے چیخ مار کر ماولوں کو ہدایت دی۔ ماولوں نے دشمنوں پر زبردست چڑھائی کردی۔ دشمن پسپا ہوگیا۔ بری طرح زخمی ہونے کے باوجود وہ ماولوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔ ان کی ساری توجّہ توپ کی آواز پر لگی ہوئی تھی۔

پاوَن کھنڈ : اتنے میں توپ کی آواز گونجی۔ زمین پر پڑے ہوئے باجی پربھو کے کانوں میں آواز پڑی۔ ''مہاراج وِشال گڑھ پہنچ گئے۔ میں نے اپنا فرض پورا کردیا۔ اب میں اطمینان سے مرسکتا ہوں۔'' یہ کہتے ہوئے وفادار باجی پربھو نے دم توڑ دیا۔ وِشال گڑھ پر شیواجی مہاراج کو یہ اطلاع ملی۔ انھیں بہت دُکھ ہوا۔ انھوں نے کہا، ''باجی پربھو دیشپانڈے سوراج کے لیے قربان ہوگئے۔ باندل کے لوگوں نے جنگ میں اپنی وفاداری نبھائی۔ باجی پربھو جیسے محبِّ وطن تھے، اس لیے سوراج قائم ہوسکا۔ اس وفادار کے خون سے گھوڑ درّہ پاوَن ہوگیا۔ اس لیے یہ درّہ تاریخ میں 'پاوَن کھنڈ' کے نام سے اَمر ہوگیا۔ مبارک ہیں ایسے بہادر اور مبارک ہیں ایسے باجی پربھو!

مشق

۱۔ **مناسب الفاظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے :**

(الف) سدّی جوہر نے .... کا چاروں طرف سے محاصرہ کرلیا۔

(ب) باجی پربھو کی .... دیکھ کر شیواجی مہاراج کا دِل بھر آیا۔

(ج) گھوڑ درّہ تاریخ میں .... کے نام سے اَمر ہوگیا۔

۲۔ **ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :**

(الف) شیواجی مہاراج نے پنہال گڑھ کے محاصرے سے نکل جانے کے لیے سدّی جوہر کو کیا پیغام بھیجا؟

(ب) سدّی جوہر غصّے سے کیوں پاگل سے ہوگئے؟

(ج) وِشال گڑھ کی طرف جاتے وقت شیواجی مہاراج نے باجی پربھؤ سے کیا کہا؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) پنہال گڑھ کے محاصرے سے نکلنے کے لیے شیواجی مہاراج نے کون سی ترکیب سوچی؟

(ب) باجی پربھؤ نے دشمنوں کو گھوڑ درّے میں روکنے کے لیے کیا منصوبہ بنایا؟

۴۔ وجوہات لکھیے :

(الف) عادل شاہ آگ بگولا ہوگئے۔

(ب) شیواجی مہاراج کا خدمت گار شیوا کاشدا اَمر ہوگیا۔

(ج) 'پاون کھنڈ' درّہ تاریخ میں اَمر ہوگیا۔

۵۔ یہ کون ہیں لکھیے :

(الف) بہادر لیکن سخت گیر ....

(ب) گھوڑ درّے میں بے جگری سے لڑنے والا ....

(ج) محاصرے سے نکل جانے والے ....

عملی کام :

اپنے استاد کی مدد سے شیواجی مہاراج کے وفادار خدمت گاروں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

5FKV24